اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

قرآن مجید کی منتخب آیات کی روشنی میں سیرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف درخشاں پہلوؤں کا مطالعہ کر سکیں

نیز اولین مسلم معاشرے کے رہنما اصولوں کی روشنی میں اپنے معاشرے کے سُدھارنے کی تدبیر کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے کئی نبی اور رسول بھیجے ہیں اور ہر نبی اور رسول نے دعوتِ توحید کے ساتھ اپنی نبوت ورسالت پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے۔ رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب ہے: ''ان کے تمام دعوؤں، وعدوں اور تعلیمات کی دل سے تصدیق کرنا اور زبان سے اس کا اقرار بھی کرنا''۔ یہ امر توجہ طلب ہے کہ اگر رسول کی کسی ایک بات کو بھی سچ نہ مانا تو یہ بھی اس کی تکذیب کی ہی ایک صورت ہے۔

ہر نبی یا رسول کے ماننے والے اپنے زمانے کے مسلمان اور تکذیب وانکار کرنے والے ہی اس زمانے کے کافر ہوتے تھے۔ یعنی نبی یا رسول کے لیے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کرنا ضروری ہے اور یہ دعویٰ کوئی معمولی دعویٰ نہیں ہوتا۔ اس کے تسلیم کرنے سے ایک نئی امت وجود میں آتی ہے۔ نبوت یا رسالت کے دعویٰ کے بعد اسے ماننے یا نہ ماننے میں کوئی غیر جانبدار نہیں رہ سکتا۔ اسلام یا کفر کے دو راستوں کے سوا تیسرا کوئی راستہ ہی نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے بعض رسولوں کو بندوں کی ہدایت کے لیے کتابیں بھی دیں۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل اور حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور کا دیا جانا بیان ہوا ہے۔ اس کے علاوہ صحفِ ابراہیم علیہ السلام، صحفِ موسیٰ علیہ السلام (حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحائف) کا بھی ذکر ہے۔

NOT FOR SALE

یہ کتابیں اللہ تعالیٰ کے کلام پر مشتمل اور زندگی کے معاملات میں ضروری رہنمائی سے بھرپور تھیں مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کتابوں کے ماننے والوں نے خود ان کتابوں میں تحریف کر ڈالی اور اپنی طرف سے کچھ باتیں ان میں ملا دیں۔ اب وہ کتابیں خالص کلام الٰہی باقی نہیں رہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے کلام اور لوگوں کی باتوں سے ملی جلی ہیں، جن میں امتیاز کرنا ممکن نہ رہا اس لیے وہ اب قابل عمل نہ رہیں اب عمل صرف قرآن مجید پر ہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب اور اس کا خالص کلام ہے کیونکہ یہ واحد آسمانی کتاب ہے جو آج تک اپنی اصلی حالت میں محفوظ و موجود ہے۔

ختم نبوت اور اس کے خصائص:

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سلسلہ انبیاء کی آخری کڑی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی یہ دعویٰ اور اعلان کیا کہ اب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے سب انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں کو ایک آنے والے عظیم نبی یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت دیتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی آنے والے کی بشارت دینے کی بجائے آئندہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو ''کذاب'' یعنی سب سے بڑا جھوٹا قرار دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلہ نبوت ختم ہونے کا اعلان انسانیت پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔ اب کوئی کسی ماوراء الحواس ہستی یا ذریعے کے حوالے سے اپنی بات یا شخصیت کو لوگوں پر نہیں تھوپ سکتا۔ اب ہر ایک کو عقل کی مدد سے آخری وحی الٰہی کی روشنی میں چلنا ہے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دین مکمل ہو گیا، وہی ''دینِ اسلام'' جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے تک تمام انبیاء اور رسول پیش کرتے رہے۔ اب وہ اپنی آخری شکل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے انسانوں کو دیا گیا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

(سورۃ احزاب: آیت 40)

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

NOT FOR SALE

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرماتے ہیں:

وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

ترجمہ: میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (سنن ابی داؤد: 4254)

"دینِ اسلام" کی تعلیمات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کی صورت میں نازل ہوتی رہیں۔ جو کتاب ہدایت و قرآن مجید کی شکل میں باقی رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کتاب کو بحکمِ الٰہی نظامِ حفظ و کتابت کے ذریعے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ایسا محفوظ کر دیا کہ اس کے کسی ایک لفظ بلکہ ایک حرف کے طریقِ املاء و تلفظ تک میں ذرا بھر تبدیلی پیدا نہیں ہوئی اور اس کتاب کی حفاظت کا یہ انتظام اور نظام "خطا نا آشنا" (Foolproof) ہے کہ آئندہ بھی کبھی اس میں کوئی تبدیلی ناممکنات میں سے ہے۔

قرآنِ مجید کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے معنوں کی بھی یوں حفاظت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کے ایک ایک حکم پر خود عمل کر کے اور نظامِ حیات میں پورا "دینِ اسلام" برپا کر کے دنیا کو دکھایا۔ قرآن مجید کے معنی اور مطلب کی اس عملی تعبیر کا مکمل ریکارڈ سنت کی صورت میں موجود ہے۔ سیرت اور حدیث کی ساری کتابیں اسی "سنت رسول" کا بیان ہیں۔ دین کے مکمل ہو جانے اور دین کی اصل تعلیمات کے تحریف سے محفوظ ہو جانے میں بھی اسی بات کا اشارہ ہے کہ اب مزید کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہیں رہی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام صرف اپنی اپنی قوم یا ملک کے لیے مبعوث کیے جاتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے انسانوں اور پوری دنیا کے لیے اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین ہمہ گیر بھی ہے اور عالم گیر بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے "اسوۂ حسنہ" قرار دیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری سیرت بھی محفوظ کر دی گئی۔ کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئی تعلیمات میں راہنمائی موجود نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اتنی متنوع اور جامع تھی کہ نہ صرف حکومت اور سیاست، تجارت اور معاشرت، زہد اور عبادت، فصاحت اور خطابت، قانون اور عدالت اور انقلابی اور حربی رہنمائی بلکہ تعلیم و تربیت تک ہر جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اسوۂ حسنہ یا کامل نمونہ نظر آتے ہیں۔ ہر مسلمان فخر سے سر اٹھا کر کہہ سکتا ہے کہ اسے زندگی کے کسی بھی مسئلے میں راہنمائی کے لیے کسی اور فلسفے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے ہادی، ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہر معاملے میں نہ صرف زبانی بلکہ عملی رہنمائی کے ساتھ موجود ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی کے مطابق چلنے میں فلاح اور آپ کی راہنمائی سے انحراف ہلاکت کی راہ ہے۔

مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے تعلق کی صحیح نوعیت معلوم ہونی چاہیئے۔ کہنے کو تو کئی اور بھی امتیں اپنے انبیاء کی نام لیوا ہیں مگر حالت یہ ہے کہ توحید جیسی بنیادی چیز کو ترک کر کے آخرت کو بالکل بھول چکی ہیں قرآن و سنت میں ہمیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے تعلق کو سمجھنے اور اسے ہمیشہ درست رکھنے کے بارے میں واضح ہدایات موجود ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے:

- ★ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام دعوؤں اور تعلیمات کی سچائی پر یقین رکھنا اور اس کا اعلان کرنا۔
- ★ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری اور اطاعت کرنا، آپ کا ہر حکم بجالانا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر فیصلہ کھلے دل کے ساتھ قبول کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونے کو اپنانے میں فخر محسوس کرنا۔
- ★ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ محبت کرنا۔ اپنے تمام مفادات اور اپنی تمام خواہشات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کے تابع کرنا اور اس کو محبت کا مظہر اور معیار بنانا۔
- ★ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے زیادہ ادب و احترام کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور جلال کے احساس سے ہمیشہ تواضع اور انکساری سے رہنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادنیٰ سی نافرمانی اور خلاف ورزی سے بھی ہر وقت بچتے رہنا۔
- ★ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام امت یعنی تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا اور ان کے مسائل میں اضافے کا سبب نہ بننا۔
- ★ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کو اپنے قول اور عمل سے آگے پھیلانا۔ تبلیغِ دین سے غافل یا بے تعلق نہ رہنا۔

محبت واتباع

اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے پہنچایا۔ یہ پیغام ہمارے پاس قرآن مجید کی صورت میں موجود ہے۔ ہمارے نبیؐ نے نہ صرف یہ پیغام ہم تک پہنچایا بلکہ ایک ایک حکم پر عمل کر کے بھی ہمیں دکھایا اور ہمیں تفصیل سے اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات سمجھائے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری محبت کے مستحق ہیں۔ آپ کی ذاتِ بابرکات کے طفیل ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت، دولتِ دین اور اللہ کی پہچان میسر آئی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ فرمایا، جو کچھ کیا وہ سب اللہ تعالیٰ کا حکم تھا اور جو بات بھی زبان سے نکلی وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے تھی۔ دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کسی نبی کے پاس اتنے واضح احکامات نہیں تھے جو قیامت تک ہماری راہنمائی کر سکیں، جبکہ اسلام کے احکام رہتی دنیا تک ہیں اس لیے اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت ضروری

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (آل عمران ۳۱)

''کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اطاعت کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔''

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ (آل عمران ۳۲)

''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مانو''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنا دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (النساء ۸۰)

جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی تو تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی''۔

اور جو اطاعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکار کرتا ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی حکم کو نہ ماننا، اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ ماننا ہے۔ چنانچہ ہم صحیح معنوں میں مسلمان اسی وقت ہو سکتے ہیں جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے احکامات کی پیروی کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ
حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء ۶۵)

''تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں اور جو فیصلہ آپ کریں اس سے دل تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہونگے۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنی قسم کھا کر اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت کو واضح کیا اور بتایا کہ ہمارے تمام جھگڑوں کا فیصلہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے احکامات کی روشنی میں ہونا چاہیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی تمام خواہشات کو میرے حکم کے تابع نہ کردے۔'' (شرح السنۃ 213/1: السنۃ لابن ابی عاصم ص12)

اور اطاعت کی یہ شرط ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی مخصوص ہی نہیں۔ قرآن مجید کہتا ہے کہ جتنے بھی انبیاءِ کرام علیہم السلام اس دنیا میں بھیجے گئے ان کی بعثت کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ لوگوں سے ان کی پیروی کرائی جائے۔ ارشاد ہے:

''اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔''

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اپنے والدین، اپنی اولاد، اور دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔'' (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، ''ہمیں یہودیوں کی کچھ باتیں اچھی معلوم ہوتی ہیں، آپ کی کیا رائے ہے، کیا ان میں سے کچھ ہم سیکھ لیں؟'' آپ نے فرمایا، ''کیا تم بھی گمراہی کے گڑھے میں گرنا چاہتے ہو؟ جیسے یہود و نصاریٰ اپنی کتاب کو چھوڑ کر گڑھے میں گر گئے تھے۔ میں تمہارے پاس وہ شریعت لے کر آیا ہوں جو سورج کی طرح روشن اور آئینے کی طرح صاف ہے۔ اگر موسیٰ آج بھی زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اطاعت کرنا پڑتی''۔ (شرح السنۃ 270/1 رقم126)

جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے بڑا انعام فرمایا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب (اچھی) ہے۔''

★ اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ہی گناہوں کی معافی سے لے کر اللہ تعالیٰ کی محبوبیت تک کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔

★ اتباع و اطاعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ہر نعرہ کھوکھلا اور ہر عمل بیکار ہے۔

★ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح حکم کے بعد ایک مسلمان کے لیے تعمیل کے بغیر چارہ ہی نہیں۔ اس میں اپنی پسند، ناپسند کو داخل کرنا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی

CS CamScanner

کھلی خلاف ورزی اور صریح گمراہی ہے۔

- ★ اصل تقویٰ یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کام کرنے کا حکم دیا ہے وہ ضرور کیا جائے اور جن کاموں سے منع فرمایا ہے۔اس سے باز رہا جائے۔اس حکم کی خلاف ورزی سے آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں قابلِ سزا مجرم قرار پاتا ہے۔
- ★ مسلمانوں کو اپنے مقدمات اور تنازعات کتاب وسنت کی روشنی میں طے کرنے چاہئیں۔
- ★ شریعت کے تمام احکام اور آپؐ کے تمام فیصلے کسی ذہنی تحفظ کے بغیر دلی رضامندی سے قبول کرنے چاہئیں۔
- ★ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلوں کو ادنیٰ سی بھی تنگی محسوس کیے بغیر برضا ورغبت قبول کرنا ہی ایمان کا مطلوبہ معیار ہے۔
- ★ ہر معاملے میں اپنے فیصلے سے پہلے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم معلوم کرنا چاہیئے اور پھر صرف اسی کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔
- ★ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب واحترام کرنا چاہیئے اور کسی بھی قول وفعل سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی کا ذرا سا بھی پہلو نہیں نکلنا چاہیئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ مسلمانوں کے لیے بالخصوص اور انسانیت کے لیے بالعموم مفید ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ سب انسانوں کے لیے ایسی روشنی مہیا کرتا ہے جس کی رہنمائی میں انسانیت سفرِ دنیا وآخرت بخیر وخوبی طے کر سکتی ہے۔رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی نبی کی سیرت نہ تو محفوظ ہے اور نہ مکمل راہنمائی فراہم کرتی ہے۔اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کوئی محض جذباتی مسئلہ نہیں بلکہ انسان کی ضرورت ہے۔اس ضمن میں چند اہم نکات درج ذیل ہیں۔

۱۔ واحد اسوۂ کامل:

جتنے بھی انبیاء علیہم السلام اس دنیا میں تشریف لائے ان میں سے کسی کی مکمل سیرت اس وقت دستیاب نہیں اور جو ناقص روایات دستیاب ہیں وہ بھی مستند نہیں۔اس لیے یہ غیر مستند اور نامکمل سیرت ہمارے لیے راہنمائی کا سامان مہیا نہیں کرتی۔صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت واحد سیرت ہے جو دنیا میں محفوظ اور ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب:۲۱)

''بیشک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہی تمہارے لیے مکمل نمونہ ہے''۔

۲۔ تعمیرِ سیرت:

ہر انسان کے لیے تعمیرِ سیرت بہت ضروری ہے اور اس کے لیے ہر انسان کو سیرتِ نبوی کا مطالعہ کرنا چاہیئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلامی تعلیمات پر بطورِ نمونہ عمل کر کے دکھایا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پڑھ کر انسان کے کردار سے خرابیاں دور ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور وہ اچھائی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔عرب کے جاہل معاشرے میں قرآن اور سیرتِ نبوی نے انقلاب برپا کر دیا تھا۔

۳۔ اثر انگیزی:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں بلا کی اثر انگیزی پائی جاتی ہے۔بعض اوقات قولی ترغیب سے زیادہ ذات کا عملی نمونہ انسان کے دل ودماغ کو بدل دیتا ہے اور انسان سیرت کی اثر انگیزی کے اثر سے متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکتا چنانچہ یہی وجہ ہے کہ بے شمار لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق اور امانت ودیانت کی وجہ سے دامنِ اسلام میں داخل ہوئے۔اس طرح اشاعتِ اسلام میں سیرت کی اثر انگیزی نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔

۴۔ اصلاحِ اخلاق:

جب تک انسان کے اندر اصلاح کا جذبہ پیدا نہ ہو جائے تو انسان کی اصلاح کا انحصار صرف حکومتی قوانین کے خوف پر نہیں ہو سکتا لہٰذا سب سے ضروری اصلاحِ اخلاق ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ انسان کو اخلاقِ حسنہ اختیار کرنے کی دعوت دیتا ہے۔اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سراپا اخلاقِ حسنہ ہے۔اس کے مطالعے سے بیشمار لوگوں کے اخلاق درست ہوئے اور ان کا رویہ بدل گیا۔

۵۔ پیروی کے لیے:

سیرت کا مطالعہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا۔ارشادِ ربانی ہے:

''جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی''۔(النساء:۸۰)

CS CamScanner

ایک اور جگہ فرمایا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ تمہیں دیں، لے لو اور جس چیز سے تمہیں منع کریں، اس سے رک جاؤ''۔
(الحشر:۷)

اس کے علاوہ ایک اور مقام پر فرمایا:

''بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے''۔
(الاحزاب:۲۱)

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکمل پیروی کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اس طرح نماز پڑھو جس طرح میں پڑھتا ہوں''۔ (البخاری)

اس لیے سیرت کے مطالعہ کے بغیر قرآن پر عمل نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرامین اور معمولات سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ مثلاً جب ہمیں یہ معلوم ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیشہ راتوں کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے تو ہمیں بھی اس کے پڑھنے کی ترغیب ہوگی۔

۶۔ مستند سیرت:

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت مستند حیثیت رکھتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی میں ہی اس کا کافی سارا تحریری سرمایہ جمع ہو گیا تھا اور عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی صدی ہجری میں ہی سیرت النبی پر کتاب لکھی۔ اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کے واقعات بھی سلسلہ سند رکھتے ہیں۔ مثلاً ایک راوی دوسرے سے روایت کرتا ہے اور یہ سلسلہ صحابہ کرام تک جا پہنچتا ہے۔ اور صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و کردار کے چشم دید گواہ ہیں تو اس طرح کوئی شخص اپنی مرضی سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جب تک وہ اپنے سلسلہ سند کو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک نہ پہنچا دے۔

۷۔ قرآن کی عملی تشریح:

قرآن مجید میں اصولی احکامات دیے گئے ہیں۔ ان پر عمل درآمد کا طریقہ اور نمونہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ یہ قرآن مجید کی تشریح اور اس کی تعلیمات کا تسلسل

ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''جس نے رسول کی پیروی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی''۔
(النساء:۸۰)

اسی طرح قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا کہ ''زکوٰۃ ادا کرو''۔ اب زکوٰۃ کا ایک پورا نظام ہے جس کے بارے میں بے شمار تفصیلات کی ضرورت ہے اور یہ تفاصیل آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کے مطالعہ سے ہی ہمیں ملتی ہیں کہ زکوٰۃ کا وقت ادائیگی، مختلف اموال پر مقدار زکوٰۃ اور نصاب زکوٰۃ کیا ہے؟ اس لیے سیرت نبی دراصل قرآن مجید کی عملی تشریح ہے۔ اس کے بغیر قرآن پاک پر عمل کرنا ناممکن ہے۔

۸۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اعتراضات کا جواب:

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شخصیت کوئی عام شخصیت نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی معصومیت پر ہی اسلام کا انحصار ہے۔ آپ کی اطاعت اور محبت ہی ہماری کامیابی کے لیے بہت ضروری ہے۔ مستشرقین (مغرب سے تعلق رکھنے والے مشرقی علوم کے دعویداروں) نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی کو اس طرح پیش کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کو داغ دار کر دیا جائے۔ اس لیے جب تک مطالعہ سیرت نہ ہو انسان گمراہ ہو سکتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شخصیت سے متنفر ہو سکتا ہے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کا تحفظ اور ان کے اعتراضات کا جواب دینا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ آج بھی مغربی تہذیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور قرآن مجید پر حملہ آور ہے۔ ان کا شافی جواب دینا مطالعہ سیرت کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

۹۔ سرچشمہ ہدایت:

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی پوری انسانیت کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر اس لیے عمل کر کے دکھایا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسلام کا چلتا پھرتا نمونہ تھے۔ اسی لیے جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اخلاق کیسا تھا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ''ان کا اخلاق قرآن تھا''۔ اس لیے مسلمانوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کو نہ صرف محفوظ کیا بلکہ ایک ایک گوشے پر تحقیق کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا تاکہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت پر عمل کر سکیں۔

۱۰۔ مسلمانوں کی کثرت:

آج مسیحیت کے بعد اسلام دنیا کا دوسرا بڑا مذہب ہے۔ جس کے ماننے والوں کی تعداد سوا ارب سے زیادہ ہے۔ اس طرح یہ دنیا کے چوتھائی انسانوں کا مذہب ہے۔ مسلمانوں کے راہنمائی حاصل کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ بہت ضروری ہے کیونکہ ان کی سیرت ان کے ایمان و عمل کا حصہ ہے، جس کے رہنمائی کے بغیر وہ دو قدم بھی نہیں چل سکتے۔

۱۱۔ ہر دور کے مسائل کا حل:

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت ہر دور کے مسائل کا حل ہے اس لیے اس پر تحقیقی عمل جاری رہے گا اور اس کے مختلف گوشے سامنے آتے رہیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کا مختلف زاویوں سے جائزہ لینا بہت ضروری ہے تاکہ وقت کی ضرورت کے مطابق اس میں سے ہر دور کے مسائل کا حل تلاش کیا جا سکے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آخری نبی ہیں اس لیے قرآن مجید اور سیرت النبی کے حسین امتزاج سے ہی آج کے دور کے مسائل حل کیے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ آج انسانیت کی مشکلات کے حل کا کوئی رستہ نہیں۔

۱۲۔ صراطِ مستقیم:

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کے لیے صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کا ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی سیرت ایسی صلاحیت نہیں رکھتی۔ ایک تو وہ مستند نہیں دوسری نامکمل ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت جیسی نعمت کی قدر کرنی چاہیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں معقولیت، روشنی، چاشنی، اثر انگیزی اور مسائل انسانیت کے حل کی صلاحیت موجود ہے۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مطالعے سے نہ صرف خود فائدہ اٹھانا چاہیئے بلکہ دوسروں کے لیے بھی اس روشنی کو عام کرنا چاہیئے۔

۱۳۔ وقارِ انسانیت:

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت انسانوں کے وقار کی علامت ہے کہ ایک انسان اللہ تعالیٰ کا بندہ اور نمائندہ بن کر کس طرح پر وقار زندگی بسر کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انسانوں کو صرف اور صرف خدا کے سامنے جھکنے کے علاوہ کسی بھی انسان اور شجر و حجر کے آگے جھکنے سے روک دیا اور اللہ تعالیٰ کے اس پیغام "بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی" (سورۃ الاسراء: آیت 70) کو عام کیا۔

۱۴۔ روحانی غذا:

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت روح کی غذا اور روحانی بیماریوں کا علاج ہے۔ آج انسانی دنیا پریشان اور بہت ساری

نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا ہو چکی ہے۔ یہ پریشان انسان دوسرے انسانوں کو بھیڑیوں کی طرح تباہ و برباد کر چکے ہیں۔ افغانستان، کشمیر، بوسنیا اور چیچنیا میں بربادی کا یہ کھیل جاری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ ہی ہماری اس شقاوتِ قلبی کا علاج اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کی اخلاقی بیماریوں کا تریاق بن سکتا ہے۔

مشق

سوال نمبر 1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ ختمِ نبوت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

ب۔ محبت و اتباع کا محور کس کی ذات ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیجیے۔

ج۔ "بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے"۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کیجیے۔

د۔ سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنا نجات اور فلاح کا ضامن ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کریں۔

سوال نمبر 2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف۔ اسوۂ حسنہ سے کیا مراد ہے؟

ب۔ ختمِ نبوت سے متعلق کوئی آیت بمعہ ترجمہ لکھیں۔

ج۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں کیا فرمایا؟

د۔ پہلی صدی ہجری میں کس نے سیرت پر کتاب لکھی؟

ہ۔ قرآنِ مجید کی عملی تشریح کس کو کہا جاتا ہے؟

و۔ اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کسی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

ز۔ "کذاب" کسے کہتے ہیں؟

ح۔ صحفِ ابراہیم سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر 3۔ مناسب الفاظ استعمال کرتے ہوئے خالی جگہیں پر کریں۔

الف۔ سلسلہ انبیاء کی آخری کڑی __________ ہیں۔

CS CamScanner